ماہنامہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر:- صادق محمد طاہر

جلد نمبر ۳ ماہ تبوک ۱۳۷۶ ہجری شمسی مطابق ستمبر ۱۹۹۷ء شمارہ نمبر ۹

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جرمنی میں تشریف آوری

جماعت احمدیہ جرمنی کے بائیسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

ڈھائی ہزار نومبائعین سمیت بائیس ہزار سے زائد فرزندان احمدیت نے دور دراز کا سفر کر کے جلسہ میں شمولیت اختیار کی

جماعت احمدیہ جرمنی کو اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ ہر سال جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملتی ہے اور جب سے ہمارے پیارے آقا امام سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں وارد ہوئے ہیں ایک عرصے سے ہر سال جرمنی تشریف لا کر حاضرین جلسہ سے خطاب فرماتے اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازتے ہیں۔ ۱۹۹۵ء سے یہ جلسہ جرمنی کے ایک شہر من ہائیم میں اس جگہ منعقد کیا جاتا ہے جس کو مئی مارکیٹ Mai Markt کہتے ہیں۔ اس کے احاطہ میں ایک وسیع ہال ہے جو مردانہ جلسہ گاہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ امسال خدا کے فضل سے جماعت جرمنی کا بائیسواں جلسہ سالانہ ۱۵ تا ۱۷ اگست ۱۹۹۷ء منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ جرمنی کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۳ اگست کو مسجد نور فرینکفرٹ میں ورود فرما ہوئے۔

۱۴ اگست کو شام چھ بجے حضور انور جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے مقام جلسہ پر پہنچے، جہاں مختلف شعبہ جات میں خدمات بجالانے کی غرض سے آئے ہوئے کارکنان اپنے دفاتر کے باہر منظم طور پر کھڑے تھے۔ جنہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار بار شرف مصافحہ بخشا۔ قریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہنے والے اس معائنہ میں ہر شعبہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور بعض انتظامی امور میں راہنمائی فرمانے کے ساتھ ساتھ قیمتی ہدایات و نصائح سے بھی نوازا۔ ۱۵ اگست بروز جمعۃ المبارک ۵۰-۱۳ پر حضور انور پرچم کشائی کے مقام پر تشریف لائے جہاں لوائے احمدیت اور جرمنی کا جھنڈا فضا میں لہرایا یہ تقریب براہ راست MTA پر دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ سے اس جلسہ کا افتتاح فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قیمتی نصائح پر مبنی ایک اشتہار کی عبارات کے حوالے سے جماعت کو نصائح فرمائیں اور بعض فقرات کی پر معارف تشریح و توضیح سے حضور علیہ السلام کے ارشادات کے مقصد کو بیان فرمایا اور اپنے آپ کو ان نصائح کے مطابق ڈھالنے کی تلقین فرمائی اور جماعت احمدیہ کی صداقت کے طور پر اس ارشاد کو پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اعتراضات کئے گئے وہی اعتراضات حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر بھی کئے گئے پس یہ سوچنے والوں کے لئے ایک دلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سینہ تھا اور آپ کے دفاع کے لئے آج ہمارا سینہ ہے۔

اس کے ساتھ ہی حضور نے صبر، عفو اور اس کے نتیجہ میں دل سے نکلنے والی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صبر دعا میں ڈھلتا ہے اور جتنا عفو سے کام لیں گے اتنا ہی دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ دعا وہ ہوتی ہے جو دل سے نکلے اور صبر کی کوکھ سے پھوٹے اور حقیقت میں یہ مضمون اس لئے سمجھایا جارہا ہے تاکہ آپ کو دعاؤں کی طرف توجہ ہو۔ اللہ ہمیں ہمارے پیارے امام کی خواہشات کے مطابق مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ حضور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

کچھ دیر کے وقفہ کے بعد جلسہ کے باقی پروگرام شروع ہوئے جن میں محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش کی جرمن زبان میں تقریر "عیسائیت کی رواداری اور بھائی چارے کی تعلیم کے بارہ میں اسلامی نقطۂ نظر" کے علاوہ دو تقاریر اردو زبان میں مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی نے "تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں" اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر فرمائیں۔

اس دوران ایک خیمہ میں جرمن زبان بولنے والے افراد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک مجلس کا انتظام تھا جس میں حضور نے حاضرین کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔

★★ باقی صفحہ ۴ پر ★★

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نفسِ مُطمئنّہ کے بدُوں انسان نجات نہیں پاسکتا

میں نے بعض آدمیوں کو دیکھا اور اکثروں کے حالات پڑھے ہیں جو دنیا میں مال و دولت اور دنیا کی جھوٹی لذتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد احفاد رکھتے تھے۔ جب مرنے لگے اور ان کو اس دنیا کے چھوڑ جانے اور ساتھ ہی ان اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالم میں جانے کا علم ہوا۔ تو ان پر حسرتوں اور بیجا آرزوؤں کی آگ بھڑکی اور سرد آہیں مارنے لگے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا جہنم ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں دے سکتا۔ بلکہ اس کو گھبراہٹ اور بیقراری کے عالم میں ڈال دیتا ہے۔ اس لئے یہ امر بھی میرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہیئے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت ہاں ناجائز اور بے جا محبت میں ایسا محو ہوجاتا ہے اور اکثر اوقات اسی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کرگزرتا ہے جو اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کردیتے ہیں اور اس کے لئے ایک دوزخ تیار کردیتے ہیں۔ اس کو اس بات کا علم نہیں ہوتا جب وہ ان سب سے یکایک علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اس گھڑی کی اسے خبر نہیں ہوتی۔ تب وہ ایک سخت بے چینی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ کسی چیز سے جب محبت ہو تو اس سے جدائی اور علیحدگی پر ایک رنج اور دردناک غم پیدا ہوجاتا ہے۔ یہ مسئلہ اب منقولی ہی نہیں بلکہ معقولی رنگ رکھتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ " نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ "۔ پس یہ وہی غیر اللہ کی محبت کی آگ ہے جو انسانی دل کو جلا کر راکھ کردیتی ہے۔ اور ایک حیرت ناک عذاب اور درد میں مبتلا کردیتی ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچی اور یقینی بات ہے کہ نفس مطمئنہ کے بدوں انسان نجات نہیں پاسکتا۔ (ملفوظات، جلد اول، صفحہ ۱۱۱-۱۱۲)

جلسہ سالانہ جرمنی 1997ء کے موقع پر پہلی مرتبہ

عرب، بوسنین اور البانین احباب جماعت کے علیحدہ علیحدہ جلسوں کا کامیاب انعقاد

امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر نومبائع اقوام میں عرب، بوزنین اور البانین کے الگ جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد کیا گیا چنانچہ اس غرض کے لئے الگ جلسہ گاہوں کا انتظام کیا گیا خدا کے فضل سے یہ ان کا پہلا جلسہ بہت کامیاب رہا جس کی رپورٹ ذیل میں درج کی جارہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۷ء کی تیاریاں جہاں اپنے عروج پر تھیں وہاں ساتھ ساتھ نومبائعین کی جلسہ گاہ کے انتظامات کو بھی آخری شکل دی جاچکی تھی۔ جلسہ گاہ نومبائعین کو معزز مہمانوں کیلئے خوشنما بینرز، جھنڈیوں اور پھولوں سے سجایا گیا تھا ۱۴ اگست کو دن بھر کی سخت گرمی نے پھولوں اور پودوں کیساتھ ساتھ کارکنان کو بھی نشانہ بنا رکھا تھا مگر شدید گرمی نے ان کے ارادوں اور کام کرنے کی رفتار کو ہرگز متاثر نہیں کیا وہ تھکاوٹ کے باوجود انتظامات کے آخری مراحل طے کررہے تھے ان کے چہرے اب مسرت سے کھل گئے تھے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ کے معائنہ کیلئے تشریف لانے والے تھے۔ اس سے پہلے بارش نے موسم کو قدرے ٹھنڈا بنا دیا تھا۔ شام ۵ بجے حضور اقدس معائنہ کیلئے تشریف لائے۔ پیارے آقا نے جلسہ گاہ کے انتظامات ملاحظہ فرمائے اور ان پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

جمعۃ المبارک ۱۵ اگست کو جلسہ سالانہ کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ سے فرمایا۔ بعد میں جلسہ گاہ نومبائعین میں عرب، البانین اور بوسنین اقوام سے تعلق رکھنے والے احباب کے پروگرام ان کے لئے مخصوص جلسہ گاہوں میں ہوئے۔ عرب احباب و خواتین کے اجلاس کی کارروائی ۵ بجے شام شروع ہوئی سعید درویش صاحب نے خلافت احمدیہ کے موضوع تقریر فرمائی۔ تقریباً ۸۰ مرد و خواتین اور بچے مجلس میں حاضر رہے۔ البانین خواتین و حضرات کی مجلس سوال و جواب محترم محمد زکریا خان صاحب کیساتھ شام ۵ بجے شروع ہوئی ۶۰ مرد اور ۳۰ خواتین اور بچے اس پروگرام میں شامل تھے۔

اسی طرح بوسنین احباب و خواتین کے جلسہ گاہ میں بھی اسی وقت اجلاس جاری رہا۔ جس میں ۲۶ خواتین و حضرات شامل تھے۔ محترم ابراھیم صاحب نے تقریر فرمائی۔

قبل ازیں صبح ہی سے نومبائعین کیلئے رجسٹریشن کا دفتر کھلا رہا اور شام ۵ بجے تک ۴۵۰ افراد نے رجسٹریشن کروائی۔

ہفتہ ۱۶ اگست کی صبح ہی سے نومبائعین جوق در جوق جلسہ گاہ پہنچنا شروع ہوگئے اور رجسٹریشن کا کام ساتھ ساتھ جاری رہا۔ آج بھی عرب، البانین اور بوسنین خواتین کے اجلاسات ان کی جلسہ گاہوں میں جاری رہے۔ عرب اجلاس کی کارروائی ۱۰ بجے شروع ہوئی۔

★★ باقی صفحہ ۲ پر ★★

" قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ "

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان فرمودہ پر معارف تفسیر

★★★ مرسلہ :- مکرم محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی ★★★

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۲۵۷) (البقرہ)

دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں (کیونکہ) ہدایت اور گمراہی کا (باہمی) فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے پس (سمجھ لو کہ) جو شخص (اپنی مرضی سے) نیکی سے روکنے والے (کی بات ماننے) سے انکار کرے اور اللہ پر ایمان رکھے تو اس نے (ایک) نہایت مضبوط قابلِ اعتماد چیز کو جو کبھی ٹوٹنے کی نہیں مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے

" رشد کہتے ہیں اصابة الحق و الصواب یعنی واقعی بات کو پالینا اور حق تک پہنچ جانا۔ غی کہتے ہیں حق و صواب کی جگہ سے رک جانے کو۔

اسلام کے چند اصول بیان کرتا ہوں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس میں رشد و غی کو کیا امتیاز سے بیان کیا گیا ہے۔

فرمایا شرک نہ کرو۔ وعید بتلایا۔ ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ (النساء ۴۹) کوئی حضرت مسیحؑ کو پوجے یا امام حسینؓ یا سید عبدالقادر جیلانی کو یا درخت یا تالاب، پہاڑ، جانور کو سب برابر ہیں کیونکہ یہ سب چیزیں خادم ہیں۔ سخر لکم مافی السموت وما فی الارض (الجاثیة ۱۴) پس جو مخدوم ہونے کی بھی حیثیت نہیں رکھتی وہ تمہاری معبود کس طرح بن سکتی ہے۔ انجیل، وید، ژند و سنتا بدھ کی تعلیم میں میں نے عظمت الٰہی کی یہ راہیں ہرگز نہیں پائیں۔ قرآن کا ایک رکوع مسلمانوں کو توحید کا سبق دیتا ہے پھر بھی اگر یہ شرک میں گرفتار رہیں تو ان کی بدقسمتی۔ کیا خوب فرمایا۔ ابغیکم الها وھو فضلکم علی العلمین (الاعراف ۱۴۱) تم خود جہاں والوں سے افضل اور پھر انہیں میں سے کوئی چیز تمہاری معبود بنے؟ پھر اسلام میں عام اخلاق کی نسبت دیکھو شراب سے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا کیونکہ یہ سب برائیوں کی جڑ ہے۔

ایک شخص ایک عورت پر عاشق ہوگیا۔ اس نے کہا وصل کی شرط میں ۱:- اس بت کی پرستش کرو۔ ۲:- خاوند کو قتل کردو۔ ۳:- شراب پی لو۔ اس نے کہا کہ ایک شراب پینا مان لیتا ہوں باقی خوفناک گناہ کے افعال میں نہ کروں گا۔ جب شراب پی تو پھر دوسری چیزوں کا بھی مرتکب ہوگیا۔

اسلام کا تیسرا اصول پردے کی تعلیم ہے۔ میں نے کسی کتاب میں جو خدا کی طرف منسوب کی جاتی ہے یہ تعلیم نہیں پائی قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و قل للمومنت یغضضن من ابصارھن (النور ۳۱-۳۲) مومن مرد اور عورتیں نیچی اور نیم باز نگاہیں رکھنے کی عادت ڈالیں۔

دیکھا جماع الاثم (خمر) اور حبائل الشیطن (عورت) سے کس طرح روکا۔ پھر نماز کی تاکید کی۔ جو شخص پانچ نمازوں کا پابند ہے وہ کبیرہ گناہ شراب وغیرہ کا ارتکاب بھی نہیں کرے گا پھر اسلام میں مال حرام سے ممانعت کی۔ شراب وغیرہ کا پینا مال کثیر پر موقوف ہے اور مال کثیر زیادہ تر طریق حرام سے آتا ہے۔ اس لئے منع کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے اللھم ارزق ال محمد قوتا۔

پھر اسلام میں جزا سزا کا مسئلہ ہے یہ بھی کل گناہوں سے روکنے والا ہے۔ پھر اسلام کا یہ اصل کہ وہ تمام پسندیدہ امور کے کرنے اور قبیحہ امور کے نہ کرنے کی ھدایت کرتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک موقع پر فرما رہے تھے۔ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر (ال عمران ۱۱۱) ایک قوم نے اپنا سفیر واسطے تحقیق دین اسلام کے بھیجا تھا وہ یہ کلمہ سنتے ہی واپس گیا اور اپنی قوم سے جاکر کہا سب مسلمان ہو جاؤ وہ حیران ہوئے تو اس نے بتایا کہ جس مذہب کا اصل امر بالمعروف نہی عن المنکر ہو وہ کیونکر برا ہوسکتا ہے بلکہ اس میں نہ داخل ہونے والا برا ہے۔" (حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۹۱-۳۹۲)

بقیہ :- عرب بوسنین اور البانین جلسے

تلاوت قرآن پاک کے بعد ایک عرب دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عربی قصیدہ خوش الحانی سے پڑھا اور عرب مقررین نے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس میں ۷۰ کے لگ بھگ احباب و خواتین شریک ہوئے۔ البانین احباب کے اجلاس کی کارروائی بھی صبح دس بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا محمد زکریا خان صاحب نے خطاب فرمایا۔ ۱۴۰ کے قریب مرد و خواتین حاضر رہے۔ اسی طرح بوسنین پنڈال میں بھی کارروائی جاری رہی جس میں ۲۵ مرد اور ۶ خواتین نے شرکت کی۔

سب سے اہم پروگرام مردانہ جلسہ گاہ میں البانین خواتین و حضرات کی حضرت اقدس کے ساتھ مجلس سوال و جواب کا تھا۔ جس میں ڈھائی ھزار سے زائد احباب و خواتین حاضر ہوئے۔ مکرم و محترم امیر صاحب جرمنی نے خطاب فرمایا۔ حضور اقدس کی آمد پر تلاوت قرآن پاک سے کارروائی شروع ہوئی۔ حضور اقدس نے سوالات کرنے کے بارے میں فرمایا کہ آئندہ سے سوالات پہلے سے تحریری طور پر موصول ہوجانے چاہئیں پھر ان کی جانچ پڑتال کے بعد لسٹ تیار ہونی چاہیئے اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ بعض حضرات کے سوالات بہت معمولی ہوتے ہیں یا وہ واضح نہیں کرسکتے اس طرح وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ وقفہ کے دوران دو نوجوانوں نے نظم پڑھی اور محمد زکریا خان صاحب نے بعد میں اس کا مفہوم پیش کیا۔ حضور اقدس نے سوالوں کے جوابات عنایت فرمائے۔

بعد ازاں حضور ۱۵-۶ پر بوزنین حضرات و خواتین کی محفل سوال و جواب میں رونق افروز ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم و ترجمہ کے بعد موصول شدہ سوالوں کے جواب عنایت فرمائے۔ اجلاس کی حاضری ۲۰۰ مرد و خواتین تھی۔

اسی شام عرب خواتین و حضرات کی ایک مجلس میں محترم مولانا ڈاکٹر محمد جلال شمس مربی سلسلہ عالیہ نے خطاب فرمایا اس مجلس میں ۵۰ کے قریب عرب خواتین و حضرات حاضر تھے۔ آج بھی موسم شدید گرم رہا دن بھر سخت دھوپ تھی مگر اس کے باوجود اللہ کے فضل سے تمام پروگرام معمول کے مطابق جاری رہے مہمانوں کو ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرنے کی خاطر کارکنان ھمہ تن مصروف کار رہے۔ تمام محافل کے دوران سخت گرمی کے پیش نظر ٹھنڈا پانی وافر مقدار میں مہیا کیا گیا۔ شام کے کھانے کے بعد مہمانوں کی شب بسری کے انتظامات کئے گئے۔ دوسرے دن رجسٹریشن کروانے والے کل نومبائعین کی تعداد ایک ھزار سے زائد رہی جبکہ حضور اقدس کے پروگرام کے وقت پہنچنے والے مہمان بغیر رجسٹریشن کے پروگرام میں شامل ہوئے۔

۱۷ اگست جلسہ سالانہ جرمنی کا تیسرا اور آخری دن تھا جلسہ گاہ نومبائعین میں پھر گہما گہمی رہی کیونکہ پیارے آقا عرب خواتین و حضرات کیساتھ محفل سوال و جواب میں تشریف لا رہے تھے اور پنڈال عرب احباب و خواتین سے بھرا ہوا تھا۔ اجلاس کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں حضور نے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح ناصری کی حیات و وفات، رفع، نزول اور ختم نبوت جیسے مسائل پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور اقدس نے جماعت احمدیہ کے موقف کی نہایت لطیف رنگ میں وضاحت فرمائی۔ یہ پروگرام جاری تھا کہ حضور اقدس وقت کی کمی کے پیش نظر اجلاس سے رخصت ہوئے۔ بعد ازاں محترم مشنری انچارج جرمنی مولانا الحاج عطاء اللہ صاحب کلیم نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اس دوران بوسنین پنڈال میں بھی پروگرام جاری رہا جس سے بوسنین مقررین نے خطاب کیا۔

حضور اقدس کا اختتامی خطاب بڑے جلسہ گاہ سے ریلے کیا گیا جسکا رواں ترجمہ مختلف زبانوں میں کیا گیا جس سے نومبائعین نے بھی استفادہ کیا۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جرمنی کے دور و نزدیک سے بسوں، کاروں ویگنوں اور ٹرینوں پر تشریف لانے والے احباب کے علاوہ بعض قریبی ملکوں سے بھی نومبائعین نے شرکت کی۔ جن کی کل تعداد دو ھزار سے زائد رہی۔ اسی طرح حضور اقدس کے ساتھ جو محفل سوال و جواب ہفتہ کے روز منعقد ہوئی اس کیلئے خصوصی طور پر نومبائعین اور دیگر دلچسپی رکھنے والے حضرات کی بھاری تعداد جلسہ گاہ پہنچی۔

دور و نزدیک سے سفر کرکے آنے والوں کی وہ تعداد جو تینوں دن جلسہ میں حاضر رہی وہ 6 ھزار سے زائد تھی۔ اسی طرح بعد میں ضرورت کے پیش نظر مختلف اقوام مثلاً فرنچ اور افریقن کیلئے بھی علیحدہ خیمہ مخصوص کردیا گیا۔ ان تمام پروگراموں کے دوران محترم زبیر خلیل صاحب افسر جلسہ گاہ نومبائعین اور نائب افسران مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ، مکرم اقبال شاہ صاحب اور محترم محمد سعید صاحب ہمہ وقت موجود رہے اور اپنے ساتھی کارکنان کی ہر قدم پر راہنمائی کرتے رہے۔ نیز اپنے معزز مہمانوں کی ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنان کے جذبۂ خلوص کا اجر عطا فرمائے اور پہلے سے زیادہ بڑھ چڑھ کر خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(رپورٹ :- نوید اقبال)

★★★ علامات المقربین ★★★

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار	جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب	کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟
اسے دے چکے مال و جاں بار بار	ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

*** ضروری تصحیح ***

★ ماہنامہ اخبار احمدیہ جولائی اور اگست ۱۹۹۷ء میں " رویت الٰہی کا ایک ایمان افروز واقعہ " کے عنوان سے شائع ہونے والے ایک مضمون سے پہلے دیئے گئے تعارفی نوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک الہام درج کیا گیا ہے جس میں " نوحی " کا لفظ سہواً رہ گیا تھا۔ اصل الفاظ یوں ہیں

" ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء "

★★ اسی طرح جولائی ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں صفحہ ۲ کے آخر پر ایک حدیث کے ترجمہ میں " حسد۔ بچو " کے الفاظ سہواً لکھے گئے ہیں اصل الفاظ " حسد سے بچو " ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

جرمن لٹریچر کا مختصر تعارف

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں جرمن لٹریچر کا مختصر تعارف سلسلہ وار پیش کیا جارہا ہے (یہ اس کی دوسری قسط ہے) امید ہے احباب جماعت دعوت الی اللہ کی مہم میں اس سے بھرپور استفادہ فرمائیں گے۔ (ادارہ)

„EIN GESPRÄCH ZWISCHEN EINEM MUSLIM UND EINEM CHRISTEN"

"ایک عیسائی اور مسلمان کے درمیان بات چیت" کے عنوان سے تحریر کردہ کتابچہ کا جرمن ترجمہ ہے جو کہ مقدس بائبل کے حوالوں کی روشنی میں مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے۔ تثلیث، کفارہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہونے کے بعد نیا جسم اختیار کرلینا، رفع عیسیٰ، حضرت عیسیٰ کی دائمی زندگی، ان کی ابنیت (خدا کا بیٹا ہونا) وغیرہ۔

اس کتابچہ میں ان تمام مسائل کے بارہ میں دلائل اور حوالہ جات درج ہیں جو کہ عام طور پر ایک عیسائی کے ساتھ بات چیت کے دوران پیش آتے ہیں جب بھی مذکورہ بالا مسائل زیر بحث آئیں آپ اس کتابچہ سے استفادہ کے ساتھ ساتھ اسے بائبل کی پیروی کرنے والے عیسائیوں کو بھی دے سکتے ہیں۔

„GRUNDSÄTZE DER ISLAMISCHEN KULTUR"

یہ کتابچہ U.N.O کے سابق صدر اور بین الاقوامی عدالت ہیگ کے سابق جج حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مقالہ کا جرمن ترجمہ ہے جو "اخلاق حسنہ عمل کے سانچے میں" کے زیر عنوان لکھا گیا۔ مصنف نے اس میں مندرجہ ذیل مسائل پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ اسلام میں عائلی زندگی، اسلامی معاشرہ میں غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ سلوک، اسلامی ریاست کی پالیسیاں یعنی طرز عمل، اسلامی قانون کی رو سے مساوات اور بہت سے دیگر متعلقہ عنوانات۔ جرمن ترجمہ شیخ ناصر احمد صاحب نے کیا ہے۔

جو لوگ اسلامی قوانین کے حسن اور طرز معاشرت سے ناواقفیت کی بناء پر، نیز چرچ کے جھوٹے پراپیگنڈے کے زیر اثر اسلام سے برگشتہ اور متنفر ہیں ان کو اسلام کے صاف ستھرے ماحول اور نکھرے ہوئے چہرے کی ایک جھلک اس کتابچہ میں دکھائی گئی ہے۔ اسلامی سوسائٹی اور اسلامی طرز معاشرت کی صحیح تصویر پیش کرنا مقصود ہو تو یہ کتابچہ پیش کیا جاسکتا ہے۔

" UNSERE LEHRE "

یہ کتابچہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" سے اخذ کئے گئے اقتباسات بعنوان "ہماری تعلیم" پر مشتمل ہے۔ جس کا جرمن ترجمہ محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے کیا ہے۔ اس کتابچہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتابچہ ہر احمدی نے ضرور پڑھا یا سنا ہوگا۔ اسلام کی تعلیم اتنی مکمل اور حسین ہے اور پھر حضور اقدس کا طرز بیان اتنا پیارا اور دلکش ہے کہ دشمن بھی اس تعلیم کا مداح ہوجاتا ہے۔ اس چھوٹے سے کتابچے کی مدد سے اسلام کے خلاف جھوٹے پراپیگنڈا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی نفرت کو کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے حسن کو اجاگر کرنے کے لئے اس سے بہتر کتابچہ آپ کو نہیں مل سکتا۔

„DIE WAHRHEIT ÜBER DIE KREUZUNG JESUS"

یہ کتابچہ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کی اس تقریر کا جرمن ترجمہ ہے جو آپ نے کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن میں "مسیح کی صلیب سے نجات پر بین الاقوامی کانفرنس" منعقدہ ۲ تا ۴ جون ۱۹۷۸ء میں شرکت کرتے ہوئے "صلیب کی حقیقت" کے موضوع پر ارشاد فرمائی تھی۔

عیسائیت کی بنیادی تعلیم، عقائد اور نظریات پر بحث کرتے ہوئے آپ نے نہایت واضح اور فیصلہ کن انداز میں ان کا باطل ہونا ثابت فرمایا ہے اور آج کی عیسائیت کی بنیاد پر کاری ضرب لگائی ہے۔ چنانچہ آپ نے بہت گہرائی سے عیسائیت کی تعلیم کے مندرجہ ذیل بنیادی عقائد کا تجزیہ کیا ہے۔

۱۔ حضرت آدمؑ سے گناہ کی وراثت ملنے کا اصول۔

۲۔ صلیب کی حقیقت۔

۳۔ حضرت عیسیٰؑ کی شفاعت یعنی کفارہ کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نہایت شیریں، نرم زبان استعمال کرتے ہوئے دلائل کو ایسے پرحکمت انداز میں بیان فرماتے ہیں کہ جو سننے یا پڑھنے والے کے دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ کتابچہ مندرجہ بالا مسائل کے ضمن میں جرمن زبان بولنے والے عیسائیوں اور مسلمانوں دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

„ISLAMISCHE MYSTIK AM BEISPIEL JALAL-UD-DIN RUMIS"

"اسلامی تصوف مولانا جلال الدین رومی کی مثال کی روشنی میں" کے زیر عنوان یہ کتابچہ محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش کی تحریر ہے جس میں وہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں معرفت الٰہی اور وجدان کے حصول کا ذکر تصوف کی رو سے کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کس طرح ایک انسان خدا تعالیٰ کی ذات کے سامنے اپنی تمام تر ہستی کے ساتھ بچھ جانے اور غلاموں کی طرح اس کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کردینے سے ایک نئی زندگی پالیتا ہے۔ جو حقیقی آزادی کا مفہوم اپنے اندر رکھتی ہے۔ جو لوگ مغرب کی مادر پدر آزادی پر فخر کرتے ہیں اور اسلام پر اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ اس نے اپنے ماننے والوں کی زندگیوں کو بلااستثناء وقت و موقع شریعت کی پابندیوں میں جکڑ رکھا ہے اور انسانی آزادی کو زنجیروں میں باندھ رکھا ہے۔ ایسے معترضین کو اسلامی تصوف کی زبان میں تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ فلسفیانہ ذہن رکھنے والے آزادی کے علمبردار زیر تبلیغ افراد کی خدمت میں پیش کریں۔

„DER HEILIGE QURAN ÜBER DEN WELTRAUM UND INTER PLANETARISCHE FLÜGE"

یہ کتابچہ "کائنات اور بین السیاراتی پروازوں پر قرآن کریم کے ارشادات" کے عنوان سے موسوم ہے۔ مصنف نے کائنات کے بارہ میں قرآن کریم کی شہادت کو پیش کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق تسخیر کائنات میں انسانی جستجو کس طرح ترقی کی منازل طے کرے گی اور بین السیاراتی پروازوں کے لئے کون سے امکانات موجود ہوتے ہیں، کہاں جاکر یہ پروازیں اپنی آخری سرحدوں کو چھولیں گی اور اختتام پذیر ہوں گی۔ یہ کتابچہ علم دوست احباب، سائنس دانوں اور طالب علموں کو دیں، نیز جو قرآن کریم کی تعلیم کو چودہ سو سال پرانی ہونے کی وجہ سے (نعوذ باللہ) دقیانوسی خیال کرتے ہوں اور جن کے خیال میں زمانہ اب بہت آگے نکل چکا ہے اور دنیا کے کسی مذہب میں سکت نہیں کہ زمانے کی رفتار کے ساتھ قدم ملاکر چلے اور جو قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے قائل نہیں ہیں۔ ان سب کے لئے یہ کتابچہ مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

„ÜBER DEN SCHLEIER"

رابعہ یالقس صاحبہ کا یہ کتابچہ پردہ اور اس سے متعلقہ اقدار کے فوائد پر قرآنی تعلیمات اور اخلاقیات کی رو سے جامع انداز میں روشنی ڈالتا ہے۔ مصنفہ نے مکمل تجزیہ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ پردہ کسی صورت میں گھٹن یا دباؤ پیدا نہیں کرتا بلکہ خواتین کی عزت نفس، وقار اور شخصی آزادی کا ضامن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں پردہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔

عرصہ دراز سے اسلام کے خلاف جو زہریلا پراپیگنڈا کیا جارہا ہے اس میں عورتوں پر ظلم و ستم کا الزام بہت نمایاں ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمان عورتوں کو دوسرے درجہ کے شہری حقوق حاصل ہیں۔ ان کی حریت و آزادی کو اسلامی پردہ کی وجہ سے گھٹن اور دباؤ کا سامنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ.... اس طرح کے اعتراضات کے جواب میں نیز زیر تبلیغ افراد کو یہ کتابچہ دیا جاسکتا ہے۔

" MOHAMMAD IN DER BIBEL "

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے تحریر فرمودہ دیباچہ تفسیر القرآن میں سے کچھ حصہ مندرجہ بالا عنوان کے تحت شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر بائبل کی تائیدی شہادت اور پیشگوئیوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں پر اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے صرف دو امور ثابت کرنے ضروری ہیں۔

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی بڑے اور صاحب شریعت نبی کا آنا بائبل کی پیشگوئیوں اور شہادت کی رو سے مقدر تھا۔

۲۔ ان پیشگوئیوں کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

ان امور پر حضورؓ نے نہایت جامع اور مسکت دلائل بیان فرمائے ہیں۔ یہ کتابچہ صرف ان لوگوں کے لئے مفید ہے جو توراۃ و انجیل کو الہامی ہونے کی وجہ سے محترم جانتے ہوں اور ان کی پیروی کرتے ہوں۔

„EIN MIßVERSTÄDNIS AUSGERÄUMT"

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کا یہ جرمن ترجمہ ہے۔ جس میں حضورؑ نے نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں جس مہدی معہود و مسیح موعود کی بعثت کی پیشگوئی کی گئی تھی وہ شرعی نبی نہیں بلکہ غیر شرعی نبی ہوگا۔ اس طرح حضورؑ نے اپنی غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا اور شرعی نبی ہونے سے واضح انکار کیا۔

اس کتابچہ کا جرمن ترجمہ محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش اور طارق حبیب گڈٹ صاحب نے کیا اس لئے جب یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کوئی نیا دین لے کر آئے تھے یا صرف اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی غرض سے مبعوث کئے گئے تھے؟ اس کے جواب میں یہ کتابچہ پیش کریں۔

ISLAM UND OKOLOGIE

محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے اس کتابچہ میں قرآن کریم کی متعدد آیات کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید قانون قدرت اور اس کی ہیئت کذائی پر بار بار غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ جس کو ہم آجکل کی زبان میں سائنسی تحقیق کہہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کے فطرتی حسن اور ماحولیاتی خوبصورتی کی حفاظت پر زور دیتا ہے اور واضح فرماتا ہے کہ زمین اور اس کے اندر موجود زندگی اور اس کے حسن کو بچانے کے لئے بنی نوع انسان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ یہ کتابچہ ان لوگوں کو دیں جو آج کل کی بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی سے چھٹکارا حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ نوجوان نسل کے لوگوں، بنی نوع انسان کے ہمدرد، علمی ذوق رکھنے والوں اور بعض سیاستدانوں کا یہ بہت پسندیدہ موضوع ہے۔ ★ باقی آئندہ انشاء اللہ ★★

BAD NAUHEIM میں ایک ملٹی کلچرل پروگرام

مقامی جماعت نے سٹال لگا کر پاکستانی ثقافت کی نمائندگی کی

براعظم یورپ میں جرمنی ایک ایسا ملک ہے جہاں دنیا کے اکثر ممالک سے آنے والے مختلف رنگ و نسل کے لوگ سکونت پذیر ہیں گویا یہ کئی تہذیبوں کا گہوارہ بن چکا ہے۔ یہاں کے دیگر دلچسپ پروگراموں میں ایک یہ بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ بعض علاقوں کی انتظامیہ اپنی حدود میں مختلف رنگ و نسل کے اس امتزاج کو متعارف کروانے کے لئے ملٹی کلچرل پروگرام منعقد کرتی ہے۔ جن میں مختلف تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے اپنے سٹال لگا کر اپنی تہذیب و تمدن کو متعارف کرواتے ہیں۔

چنانچہ اس ضمن ایک ملٹی کلچرل پروگرام صوبہ Hessen کے ایک قصبہ BadNauheim کی انتظامیہ نے مرتب کر کے اس میں مختلف علاقوں کے لوگوں کو دعوت دی۔ مقررہ دن سے ایک روز قبل جب محکمہ موسمیات کی طرف سے ٹیلیویژن کی خبروں میں بارش کا امکان ظاہر کیا گیا تو بعض دیگر ممالک کے نمائندگان نے تو اس میں حصہ لینے سے انکار کردیا تاہم پاکستان، ترکی اور افغانستان کے لوگوں نے بارش وغیرہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے اپنے سٹال لگائے۔

پاکستانی تہذیب و تمدن کی عکاسی کے لئے جماعت احمدیہ Bad Nauheim نے سٹال لگایا جس کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ میں قرآن کریم مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ، اسی طرح سلسلہ کی مختلف زبانوں میں شائع شدہ بعض کتب اور دیگر لٹریچر رکھا گیا۔ جس سے روحانی مائدہ کا منظر پیش ہوتا تھا اور اس روحانی مائدہ کو خدا کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کرنے والے وجود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بڑی تصویر بھی آویزاں کی گئی تھی تا دنیا خدا کے ایک صادق بندے کا چہرہ دیکھ کر حق کی طرف رجوع کر سکے۔

سامنے کے ایک حصہ میں پاکستان کے بعض جغرافیائی اور تاریخی حالات و واقعات کو مختلف چارٹس کی صورت میں پیش کیا گیا تھا تاکہ معلومات میں اضافہ کا باعث ہو۔ خاص طور پر پاکستان کے مایہ ناز سپوت اور نوبل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم و مغفور کے کارناموں پر مشتمل مختلف تصاویر و معلومات پوسٹرز کی شکل میں آویزاں کی گئی تھیں جس سے پاکستان کے اعلیٰ اور روشن دماغ فرزندان کی نمائندگی و عکاسی ہوتی تھی اور اس پر پاکستان جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو اپنی رضا کی ابدی جنتوں میں ہمیشہ سکون بخشتا رہے اور ہمیں بھی آپ کے کارناموں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

تیسرے حصہ میں جسمانی مائدہ کے انتظامات تھے جن میں احمدی خواتین نے اپنے گھروں سے مختلف پاکستانی کھانے تیار کر کے سٹال پر پیش کئے اس طرح خوش ذائقہ، لذیذ اور چٹ پٹے کھانوں اور مشروبات سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا۔ اسی حصہ میں بعض روایتی ملبوسات اور ہاتھوں سے تیار کردہ کچھ اشیاء بھی رکھی گئی تھیں۔ مفت مہندی بھی لگائی گئی۔ جسے بہت پسند کیا گیا اس سارے کام میں جماعت احمدیہ بادنوہائیم کے مردوزن، چھوٹے بڑے سب نے ذوق و شوق سے حصہ لیا اور سٹال کی کامیابی کے لئے بہت محنت کی۔ تمام احباب و خواتین نے اپنے علاقائی لباس زیب تن کر رکھے تھے اور احمدی مستورات خدا کے فضل سے باپردہ خدمات سرانجام دے رہی تھیں۔ اس موقع پر مرکز سے مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ اور محترم امیر صاحب ریجن ویزبادن نے بھی تشریف لا کر کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں M.T.A کی ٹیم نے پانچ گھنٹے کا پروگرام ریکارڈ کیا۔

یاد رہے کہ اس تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک اور قومی ترانہ پاکستان سے کیا گیا باقی سارے وقت میں بچوں نے اردو اور جرمن زبان میں نظمیں پڑھیں۔ جس سے ایک بہت خوبصورت منظر ابھرتا تھا۔

بعض مقامی علاقائی اخبارات کے نمائندگان نے بھی تشریف لا کر سٹال سے متعلق اپنی خبریں تیار کیں اور پھر انہیں شائع کیا۔ ایک اخباری رپورٹر نے لکھا کہ سب سٹالوں میں پاکستان کا سٹال بہت اچھا اور خوبصورت تھا جہاں مرد اور عورتیں پاکستانی لباس میں ملبوس مصروف کار نظر آرہے تھے۔ ایک خاتون رپورٹر نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا گویا میں کسی چھوٹے سے پاکستان میں گھوم رہی ہوں۔

یہ امر بھی یقیناً قابل مسرت ہوگا کہ ایک جرمن خاتون نے سٹال پر آکر سٹال میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے بارے میں مختلف سوالات کئے۔ مسلسل تین گھنٹے تک جاری رہنے والی اس گفتگو کے بعد اس خاتون نے مسلمان ہونے کی خواہش کا اظہار کیا اور مزید لٹریچر اور معلومات پر مشتمل مواد کا مطالبہ کیا۔ انشاء اللہ رابطہ جاری رہے گا۔ اللہ کرے کہ یہ کوشش بھٹکوں کی دین احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی کا پیش خیمہ ثابت ہو اور لوگ جوق در جوق جلد اس کی آغوش میں آکر حقیقی سکون حاصل کریں۔

(رپورٹ۔ صدر جماعت احمدیہ بادنوہائیم)

"تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ....!" (الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

بقیہ۔ جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ

اسی روز شام مردانہ جلسہ گاہ میں مجلس عرفان کا انعقاد ہوا، جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو میں احباب جماعت کے مختلف سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے اس طرح احباب کو اپنے پیارے امام کی پاک صحبت سے براہ راست فیض یاب ہونے کی سعادت میسر آئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔ اس روز مستورات کے جلسہ گاہ میں تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کئے گئے۔

جلسہ کے دوسرے روز ۱۶ اگست ۱۹۹۷ء کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے کیا گیا اور نماز فجر اور درس القرآن کے بعد وقفہ ہوا اور باقاعدہ اجلاس کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ آج کے مقررین میں مکرم مولانا محمد الیاس صاحب منیر مربی سلسلہ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت اور دردناک شہادت کے واقعات بیان فرمائے۔ اسی طرح مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ملک نے احمدیت اور پاکستان کے مایہ ناز سپوت محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے حالات زندگی اور آپ کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ کیا اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ نے تعلق باللہ اور اس کے ذرائع کے موضوع پر خیالات کا اظہار فرمایا۔

اسی اثناء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مستورات سے خطاب کا وقت ہو گیا چنانچہ زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ U.K کے موقعہ پر مستورات سے مخاطب ہوتے ہوئے اسلام کے اولین دور میں خدمات سرانجام دینے والی مسلمان خواتین کی قربانیوں کا جو تذکرہ فرمایا تھا اسی کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے مزید مثالیں پیش فرمائیں اور احمدی عورت کو ان مثالوں سے راہنمائی حاصل کرنے اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور کا یہ روح پرور خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد سہ پہر تین بجے کے بعد البانین دوستوں کے لئے مردانہ جلسہ گاہ میں ایک بڑی مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا جس میں کثیر تعداد میں البانین افراد شامل ہوئے اور حضور کی خدمت میں اپنے سوالات پیش کئے اور حضور انور نے بڑے دلنشین انداز میں ان کے جوابات ارشاد فرمائے اس مجلس میں مترجم کے فرائض مکرم و محترم محمد زکریا خان صاحب نے ادا کئے۔ اس نشست کی تمام کارروائی بھی MTA کے توسط سے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ دیگر افراد کے لئے ان کی زبانوں میں ترجمہ کا انتظام تھا۔ نماز مغرب و عشاء سے قبل بعض افراد اور خاندانوں کو حضرت امیر المومنین سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔

تیسرے اور آخری روز ۱۷ اگست ۱۹۹۷ء کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ پہلے اجلاس میں جن علماء نے خطاب فرمایا ان میں مکرم مولانا منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ نے دعا سے متعلق، محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اور مکرم و محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے "امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور ان کا حل" کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا آخر میں مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ جرمنی نے جرمن زبان میں "پنجگانہ نمازوں کی اہمیت" کے موضوع پر خطاب فرمایا جس کا ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس نماز ظہر، عصر کی ادائیگی کے بعد سہ پہر چار بجے تلاوت کلام پاک اور نظم سے شروع ہوا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب میں امسال بائیس ہزار سے زائد احباب کی حاضری پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ڈھائی ہزار نومبائعین کی شمولیت پر بھی اظہار مسرت کرتے ہوئے فرمایا جب میں پہلی بار جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوا تھا تو کل حاضری ہزار بارہ سو سے زائد نہ تھی مگر خدا کے فضل سے اب ڈھائی ہزار سے زائد صرف نومبائعین شامل ہوئے ہیں اور جماعت جرمنی اپنی علمی کمی کے باوجود اپنی طاقت کے مطابق بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ الحمدللہ۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ UK کے موقع پر اپنے خطاب کے موضوع کو جاری رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پیش فرمائے اور ان کی تشریح دلنشین اور آسان پیرا میں بیان فرمائی۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ "دل سے سنو اور دل میں جگہ دو" کا مضمون آپ کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

نیز حضور نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حوالے سے بھی اس مضمون کو سمجھنے کی نصیحت کی اور فرمایا کہ یہ سیرت محمدؐ کو سمجھنے کے لئے ایک چابی ہے جو ہمارے ہاتھ میں تھمائی گئی ہے۔

آخر پر حضور انور نے توحید کے ہی حوالے سے جرمنی میں سو مساجد کی تحریک کے سلسلہ میں حضرت سیدہ مہر آپا کی طرف سے وعدہ میں اضافے کا اعلان فرمایا نیز اپنے وعدہ میں بھی اضافہ اور اپنی اہلیہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ اور بچیوں کی طرف سے بھی ادائیگی کا وعدہ فرمایا۔ اللہ ہمیں اپنے پیارے امام کی اقتداء میں توحید باری تعالیٰ کے قیام کی خاطر قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ بفضل خدا، خیرو خوبی اور نہایت شاندار کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ خدا کرے کہ اس جلسہ کی روحانی برکات سے ہر شامل ہونے والے کو حصہ ملے اور اس کے نتیجہ میں ہماری زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی کا موجب بنے۔

☆☆☆☆ ——— ☆☆☆☆